



## سوال

(367) دوکاندار اپنی رقم سے زکوٰۃ نکالے یا سارے مال تجارت سے؟

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک دوکاندار سال کے بعد صرف اپنی رقم سے زکوٰۃ نکالے یا سارے مال تجارت کی؟ وضاحت فرمائیں۔ (محمد ابراہیم نجیب۔ فیصل آباد) (۲۹۔ اگست ۱۹۹۷ء)

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

سال بعد مال کی تجارت سے زکوٰۃ دی جائے۔ چنانچہ سنن ابوداؤد میں حدیث ہے۔

حضرت سمرہ بن جندب فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہم ہر اس مال سے زکوٰۃ نکالیں۔ جسے ہم فروختی مال شمار کرتے تھے۔ (سنن ابی داؤد، باب الغروض إذا کان للبخارة، بل فیہا من زکاۃ، رقم: ۱۵۶۲، اسنادہ حسن)

اور قرآن مجید میں ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا انْفِقُوا مِمَّا كَسَبْتُمْ  
۲۶۷ ... سورة البقرة

”مومنو! جو پاکیزہ اور عمدہ مال تم کما تے ہو اور جو چیز میں ہم تمہارے لیے زمین سے نکالتے ہیں۔ ان میں سے (فی سبیل ا) خرچ کرو۔“

اس میں دستکاری، بیع ثراء وغیرہ داخل ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

## فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد: 3، کتاب الصوم: صفحہ: 312



## محدث فتویٰ